احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 19- مارچ 1999ء - 30 ذی قعدہ 1419 ہجری - 19- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 63

محنت کی کمائی راہ خدا میں

حضرت ابو مسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو ہم مزدوری کرتے (اور جو کچھ ملتا اسے خدا کی راہ میں صدقہ کر دیتے)

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے (-) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے' اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں' تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی' ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے' کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے' حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں' خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضا الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد (صاحب ایمان) کو ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 47)

انفاق فی سبیل اللہ کا اجر اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تمہارا ثواب اور تمہارا اجر اپنی کمیت اور کیفیت میں اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ تم سے اموال کی شکل میں لیتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جو کچھ وہ ہم سے لیتا ہے وہ ہم اپنے گھر سے تو نہیں لاتے بلکہ وہ بھی تو اسی کی عطا ہے۔ اس نے ہی وہ اپنے فضل سے ہمیں دیا ہوا ہے اور وہی اپنے فضل سے ہمیں دنیا کے اموال کا مالک اور وارث بناتا ہے اور پھر ہمیں کہتا ہے۔ کہ جو میں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا مجھے واپس دے دو کیونکہ جو میں نے اس دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ فانی ہے اور ضائع ہونے والا ہے اس کے ایک حصہ کا میں مطالبہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ مجھے لوٹا دو تا وہ ذریعہ بن جائے ان ابدی اور غیر فانی نعمتوں کا جو تمہیں اخروی زندگی میں ملنے والی ہیں۔

(-) وہ ایک گداگر اور بھک منگے کی حیثیت سے تمہارا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا وہ اس فقیر کی طرح مانگنے والا نہیں جس کے متعلق تم حق رکھتے ہو کہ اسے کہو بابا جاؤ ہم تمہارے کشکول میں بھیک نہیں ڈالتے بلکہ وہ تو آقا ہوتے ہوئے بھی وہ تو غنی ہوتے ہوئے بھی اپنی رحمت کے جوش میں تمہارے ہی فائدہ کے لئے تمہارے دروازہ پر آتا ہے اور ایک سچا اور سستا سودا تم سے کرنا چاہتا ہے وہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ فانی دو اور باقی پاؤ۔ ورلی زندگی کے کھوٹے سکے اور مصنوعی پتھر دے دو اور کھرے سکے اور اصل لعل و جواہر لے لو وہ تو کہتا ہے بخل چھوڑ دو' ہاں بخل چھوڑ دو کہ وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہے (-) اگر بخل کا طریق تم اس الٰہی سلسلہ میں اختیار کرو گے تو اس سے تمہارے کچھ اور گند بھی ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ تمہارا بخل سے کام لینا بتا رہا ہو گا کہ تمہارے دل میں مخلصین کے لئے کینہ موجود ہے اور تم خدا پر ایمان لانے والوں کے ساتھ دشمنی کے جذبات رکھتے ہو تم مال اس لئے نہیں دیتے کہ تمہارے بعض بھائیوں کی ضرورتیں پوری ہوں گی یا اللہ تعالیٰ کے دین کی یہ ضرورت پوری ہو گی کہ تمہارے وہ بھائی جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رہے ہیں وہ (جدوجہد) کے میدان میں نکلیں گے اور ان مالوں کو وہ خرچ کریں گے۔ یہ محض بخل ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کینہ' اس کے پیچھے خدا اور مخلصین سلسلہ کے ساتھ مخلصین (-) کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے تو یہ بخل جو ہے یہ ظاہر کرے گا تمہارے اس کینے کو اور تمہاری جو قلبی بیماریاں ہیں ان کے ظاہر کرنے کا یہ ذریعہ بن جائے گا۔

(از خطبہ 17- مارچ 1967ء)

زیور واپس آگیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ایک بہت دلچسپ واقعہ احمدی خاتون کی ذہانت کا ہے جو احمدیت سے باہر ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ خاص احمدیت کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں اس قسم کے واقعات رونما فرما رہا ہے۔ ضلع شیخوپورہ کی ایک خاتون اپنے خاوند کے ساتھ موٹر میں اپنے گاؤں کی طرف آ رہی تھی کہ راستہ میں ڈاکوؤں نے روک لیا۔ اس سے پہلے وہ کئی بسیں اور کاریں لوٹ چکے تھے۔ انہوں نے جلدی سے ایک آدھ چیز یعنی زیور اتار کر قدموں میں نیچے پھینک دیئے۔ لیکن اتنی دیر میں ڈاکو نظر ڈال چکے تھے۔ انہوں نے کہا ہرگز کوئی حرکت نہیں کرنی۔ سارا زیور دے دو۔ وہ سارا زیور ان کا لوٹ کر چل پڑے۔ دیکھئے یہ ترکیب احمدی دماغ کے سوا کسی اور کو آہی نہیں سکتی۔ انہوں نے خاوند سے کہا کہ ڈاکوؤں سے تو یہ زیور واپس نہیں مل سکتا۔ صرف ایک ترکیب ہے وہ یہ کہ جو بچا ہوا ہے وہ میں خدا کی راہ میں دے دوں۔ پھر اللہ اس کی واپسی کا انتظام کر دے گا۔ چنانچہ وہ زیور لے کر دوڑی ربوہ میں آئیں۔ اور مجھے کہا کہ اس کو صد سالہ جوبلی میں میری طرف سے لے لیں۔ اس کے سوا رستہ ہی کوئی نہیں کہ میرا زیور واپس ملے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کا خط آ گیا کہ کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کس طرح ہوا۔ لیکن وہ ڈاکو پکڑے گئے۔ اور ہمارا زیور ان سے نکل آیا۔

(الفضل 15- اپریل 1984ء)

☆......☆......☆......☆

یوم مسیح موعود

○ امراء کرام- صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 23- مارچ کو "یوم مسیح موعود" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچاویں اور رپورٹ ارسال فرماویں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے بصورت عدم رابطہ وصیت محل نظر ٹھہر سکتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر52

دستی بیعت کی نورانی تجلیات

برصغیر پاک و ہند کے شہرہ آفاق ادیب جناب اختر اورینوی کے والد ماجد حضرت سید وزارت حسین امیر صوبہ بہار نے حضرت مسیح موعود کی بیعت بذریعہ خط 1900ء میں کی پھر جنوری یا فروری 1901ء میں قادیان پہنچے۔ آپ کے قلم سے دستی بیعت کی روح پرور کیفیت کا تذکرہ ملاحظہ ہو۔

"اس قیام کے دوران میں میں نے کئی دفعہ خود عرض کی۔ اور کئی دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب کی معرفت حضور کی خدمت میں عرض کی۔ کہ میری بیعت لی جائے۔ لیکن حضور یہی فرماتے ابھی جلدی کیا ہے ٹھہرو۔ غالباً میرے آنے کے بعد پہلا یا دوسرا جمعہ تھا۔ جمعہ بیت الاقصیٰ میں ہوا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھایا۔ نماز کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا اب تمہاری بیعت لی جائے گی۔ میں حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔ اگرچہ اس وقت اور لوگ بھی بیعت کرنے والے تھے مگر خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ حضور نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور باقی لوگوں کے ہاتھ میرے ہاتھ پر تھے۔ اور کچھ حضرت کے ہاتھ پر۔ بیعت کے وقت میں نے محسوس کیا کہ

ایک روشنی حضور کی روح پاک سے نکل کر میرے جسم میں سرائت کر رہی ہے۔

اس وقت مجھے بڑی خوشی محسوس ہوئی۔ بیعت کے بعد آپ دعا فرما رہے تھے کہ ڈاک والے نے ایک تار پیش کیا۔ مفتی محمد صادق صاحب نے تار لے کر حضور کی اجازت سے کھولا۔ اور خلاصہ مضمون حضور کو سنایا۔ کہ یہ تار سید وزارت حسین صاحب کے والد کا ہے۔ اور ان کی خیریت دریافت کی ہے۔ حضور نے فرمایا۔

ان کی خیریت سے بذریعہ تار اطلاع دے دو

میں چونکہ بغیر اجازت گھر سے چلا آیا تھا۔ اس لئے والد صاحب نے دریافت حال کے لئے تار دیا تھا۔

(الحکم 28- جنوری 1938ء صفحہ 4)

ایک سال میں دو فعال اور مخلص جماعتوں کا قیام

حضرت سید وزارت حسین صاحب اپنی بیعت کی کیفیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مولوی محمد احسن صاحب نے یہ کہہ کر مجھے پیش کیا کہ یہ صوبہ بہار سے آئے ہیں۔ جہاں مولوی حسن علی صاحب مرحوم مشنری کے بعد اور کوئی احمدی نہیں ہے۔ نہ وہاں کوئی جماعت ہے یہ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے خاندان سے ہیں۔ (درحقیقت مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی صوبہ بہار کے رہنے والے تھے۔ اور رشتہ میں میرے نانا تھے۔ اور میرے بڑے بھائی کی شادی ان کی بڑی بھتیجی سے ہوئی تھی۔ اسی زمانے میں مولوی نذیر حسین صاحب نے حضرت اقدس کی بڑی مخالفت کی تھی) یہ سنکر حضور نے فرمایا۔

یہ تو ایک نشان ہیں پھر فرمایا یہ اگرچہ تنہا ہیں مگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہاں ایک جماعت بنادے گا۔

چنانچہ ایک سال کے اندر اندر بھاگلپور اور مونگھیر میں جماعت بن گئی۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح موعود نے فرمایا تھا۔ **ہم وہاں اکیلے نہ رہے۔**

(الحکم 28- جنوری 38ء)

تواضع اور انکسار کا آسمانی پیکر

حضرت پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی کا ایک چشمدید واقعہ۔ فرماتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود) کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا حضرت ٹہل رہے تھے میں ایک دفعہ جاگا تو حضور میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سو رہوں

مسکرا کر فرمایا میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ لڑکے شور کرتے تھے۔ انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے"۔

(الحکم 21- مئی 1938ء صفحہ 16)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 19- مارچ 1999ء

12-45 a.m.	جرمن سروس۔
1-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن کریم
2-05 a.m.	مشاعرہ۔ عبداللہ علیم کی یاد میں
2-55 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
3-10 a.m.	عربی زبان سیکھئے۔
3-25 a.m.	شجرے پھل۔ سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
5-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن کریم
6-15 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-15 a.m.	مجلس سوال و جواب۔ جرمنی میں۔ 95-5-2
8-20 a.m.	اردو کلاس۔
9-30 a.m.	عربی زبان سیکھئے۔
9-45 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن کریم۔
12-20 p.m.	سرائیکی پروگرام۔ ترجمۃ القرآن نمبر 6۔
1-35 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-50 p.m.	اردو کلاس۔
3-55 p.m.	انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-55 p.m.	درود شریف۔
6-00 p.m.	خطبہ جمعہ لائیو۔
7-05 p.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
8-20 p.m.	خطبہ جمعہ 99-3-19
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ آئیے نماز سیکھیں۔
9-50 p.m.	جرمن سروس
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث
11-30 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 20- مارچ- 1999ء

12-35 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-40 a.m.	بلجیم پروگرام۔
2-10 a.m.	طبی معاملات۔ بچے کی دیکھ بھال اور خوراک۔
2-50 a.m.	خطبہ جمعہ 99-3-19
3-55 a.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
5-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ آئیے نماز سیکھیں۔
5-56 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-05 a.m.	خطبہ جمعہ 99-3-19
8-10 a.m.	اردو کلاس۔
9-25 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے۔
9-55 a.m	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ آئیے نماز سیکھیں
12-10 p.m.	ماریشس پروگرام۔
12-55 p.m.	طبی معاملات۔ بچے کی طبی دیکھ بھال اور خوراک۔
1-35 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس
3-50 p.m.	انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m.	ڈینش زبان سیکھئے
6-00 p.m.	انٹرویو
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	چلڈرنز کلاس 99-3-20
9-15 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔ نمبر 42
9-50 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-30 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بشاشت کے ساتھ

حضرت مولوی شیر علی صاحب گھر میں ایک دو بھینسیں رکھتے تھے اور لسی لینے والے اکثر ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مولوی صاحب اپنے کمرہ میں کام کر رہے تھے کہ ایک صاحب اسی غرض کے لئے آئے۔ آپ نے اٹھ کر لسی لادی۔ وہ باہر نکلے تھے کہ دوسرا آگیا۔ علیٰ ہذا القیاس نصف درجن کے لگ بھگ آدمی آئے۔ مولوی صاحب کام چھوڑ کر اٹھتے لسی لادیتے اور آپ کے چہرہ پر بڑی بشاشت ہوتی تھی۔

لسی لینے والے اکثر کہتے مولوی صاحب ذرا سا نمک ڈال کر لانا اگر آپ بھول جاتے تو دوبارہ نمک لا کر دیتے تھے۔

(سیرت شیر علی صفحہ 271)

امتہ الباری ناصر صاحبہ

شکر گزار بندے بنو

شکر کا مفہوم اور اس کے مقبول طریق

حکم الٰہی

قرآن کریم میں سورہ الاحقاف کی آیات 16-17 کا ترجمہ یہ ہے۔

پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں (جو لوگ ایسا کریں گے) وہی لوگ ایسے ہوں گے جن کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے ہم درگزر کریں گے یہ لوگ جنت میں جائیں گے یہ ایک سچا وعدہ ہے جو شروع (پیدائش آدم) سے مومنوں سے کیا جارہا ہے۔

سورہ بقرہ آیت 153 کا ترجمہ یہ ہے

پس (جب میں اس قدر فضل کرنے والا ہوں تو) تم مجھے یاد رکھو میں (بھی) تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میرے شکر گزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو۔

سورہ سباء کی آیت نمبر 13 کا ترجمہ یہ ہے۔

اے داؤد کے خاندان کے لوگو! شکر گزاری کے ساتھ عمل کرو اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکر گزار ہوتے ہیں۔

سورہ النحل آیت نمبر 115 کا ترجمہ ہے۔

اللہ کی نعمت کا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو شکر کرو۔

سورہ ضحیٰ آیت 12 میں درج ہے۔

اور تو اپنے رب کی نعمت کا ضرور اظہار کرتا رہ۔

ارشاد رسولؐ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جو اگر کھانا کھائے تو شکر ادا کرتا ہے اور پانی پیئے تو بھی شکر ادا کرتا ہے۔

شکر کا مفہوم

امام راغب کے نزدیک شکر کا معنی اور شکر کا مفہوم ہے نعمت کا تصور اور اس کا اظہار اور اس کا الٹ ہے کفر یعنی ناشکری کرنا اور احسان کو فراموش کر دینا۔ شکر کا مفہوم ہے احسان کرنے والے کے ذکر سے دل لبریز ہو جائے اس کی تین قسمیں ہیں (1) احسان کا تصور (2) زبان سے شکر ادا کرنا (3) احسان کرنے والوں کا عملی شکر

خدا تعالیٰ کی صفت شکور کے معانی امام راغب کے نزدیک اپنے بندوں کی حفاظت اور ان کی عبادت کا اجر دینا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز تشکر

بارش ہوئی آنحضرت ﷺ نے بدن پر قطرہ لیا اور شکر کیا اس لئے کہ بارش کا قطرہ خدا کی تازہ نعمت تھا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی المطر)

نیا لباس پہنا تو اس خدا تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا جس نے تن ڈھانپنے اور جمال کے لئے لباس عطا فرمایا اور پرانا لباس صدقہ کر دیا۔

(ترمذی باب الدعوات)

تہجد کے لئے اٹھتے تو شکر ادا فرماتے اے پروردگار تیرا شکر ہے تیرے لئے سب حمد ہے تو آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے تو آسمانوں کے قیام کا موجب ہے۔ اللہ تیرا شکر ہے اتنا شکر جس سے زمین و آسمان اور ان کے درمیان فضا بھر جائے اور اس سے بھی زیادہ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

آنحضرت ﷺ کھانا کھاتے تو خواہ وہ کتنا ہی معمولی ہوتا دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے۔ سب تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے مجھے کھلایا مجھے پلایا اور مجھے مسلمان بنایا۔

(شمائل ترمذی)

دعا کے لئے ہاتھ اٹھتے تو خدا کے شکر سے بات شروع ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا جب انسان دعا میں توحید کا اقرار کرے۔ اسی کے لئے حکومت اور حمد قرار دے اور خدا سے بخشش مانگے تو خدا اس کی دعا قبول فرماتا ہے (ترمذی) بازار تشریف لے جاتے تو دعا میں حمد الٰہی کا ذکر کرتے آپؐ نے فرمایا جو یہ دعا پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور بدیاں مٹا دی جائیں گی کہ ہمارا خدا بہت دیالو ہے اس کی رحمت کی کوئی حد و بست نہیں اس کے خزانے نہ ختم ہونے والے ہیں وہ رحیم کریم آقا ہے۔ سفر پر روانہ ہوتے یا واپس آتے تو حمد و شکر سے لبریز ہوتے۔ آپؐ نے دعا سکھائی لربنا حامدون کہ ہم گھر کو لوٹے توبہ کرتے ہوئے اس کی حمد و شکر کے ترانے گاتے ہوئے کیا پتہ سفر پر جائیں پھر گھر لوٹنا نصیب نہ ہو شکر کرتے ہوئے آئیں کہ پروردگار شکر ہے گھر خیر سے آئے۔

(ترمذی باب الدعوات)

کسی مصیبت زدہ کو دیکھتے تو دعا کرتے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے اس سے عافیت میں رکھا جس میں اسے مبتلا کیا اور مجھے بہت مخلوق پر فضیلت بخشی۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

آپؐ نے ایک خشک ٹہنی پر چھڑی سے ضرب لگائی تو پتے جھڑنے لگے آپ نے فرمایا الحمدللہ۔ سبحان اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو اس طرح جھاڑتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گرے۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

آپؐ فرماتے ہیں۔ "خدا کا شکر ترازو کے پلڑے کو بھاری کر دے گا"

فرمایا۔

"جب تم جنت کے باغیچوں میں جاؤ تو وہاں اس کا پھل کھاؤ۔ جنت کے باغیچے مساجد ہیں اور وہاں پھل چننا سبحان اللہ الحمدللہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔"

(ترمذی ابواب الدعوات)

جگر گوشہ رسول حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا گھریلو کاموں میں مدد کے لئے غلام کا مطالبہ کرتی ہیں تو جواب ملتا ہے اس سے بہتر چیز نہ دوں جب بستر پر جاؤ تو تسبیح تحمید اور تکبیر کیا کرو۔

آپؐ عبادات میں شب و روز کا کثیر حصہ صرف فرماتے۔ بقول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا "رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ استراحت فرماتے پھر تہجد کے لئے اٹھتے تو صبح تک تہجد پڑھتے۔ وتر آخر میں ادا کرتے اور پھر کچھ دیر بستر پر لیٹتے اور اذان کے ساتھ ہی آپؐ مسجد میں تشریف لے جاتے" عبادت کی کیفیت کے متعلق آپ فرماتی ہیں۔

"اس نماز کا حسن اور طوالت مجھ سے مت پوچھئے" آپؐ سے اس قدر مشقت کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا "کیا میں عبد شکور نہ بنوں"

اس عبد شکور نے ہمیں درس دیا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ (ترمذی ابواب البر) بندہ اگر احسان کرے تو اس کا بھی شکر ادا کرو ورنہ خدا کے شکر گزار نہ ہو گے"

اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کے لئے الحمدللہ۔

اور بندے کا شکر کرنے کے لئے جزاک اللہ کہنا سکھایا۔

کسی بشر میں طاقت نہیں کہ وہ آپؐ کا مقام شکر سمجھ سکے لاکھوں درود و سلام ہوں اس سید و مولا پر جس نے ہمیں شکر کی راہیں دکھائیں۔

مدح، حمد اور شکر میں فرق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم و تکریم کے ارادہ سے زبان سے کی جائے اور کامل ترین حمد رب جلیل سے مخصوص ہے۔ اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ رب ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے اور وہ محمودوں کا محمود ہے (یعنی وہ ہستیاں جو خود قابل حمد ہیں وہ سب اس کی حمد میں لگی ہوئی ہیں) اکثر علماء کے نزدیک لفظ شکر حمد سے اس پہلو میں فرق رکھتا ہے کہ وہ ایسی صفات سے مختص ہے کہ جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہوں اور لفظ مدح لفظ حمد سے اس بات میں مختلف ہے کہ مدح کا اطلاق غیر اختیاری خوبیوں پر بھی ہوتا ہے اور یہ امر فصیح و بلیغ علماء اور ماہر ادباء سے مخفی نہیں۔

(کرامات الصادقین)

شکر کا سچا طریق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

وہ خدا جس نے ابتداء میں پیدا کیا اور درمیانی حالات بھی اس کے قبضہ اور تصرف میں ہیں اور انجام کار بھی اسی کی حکومت اور اسی سے واسطہ پڑے گا اس خدا سے فارغ محض اور غافل ہو جانا اس کا نتیجہ ہرگز خیر نہیں ہو سکے گا۔ وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں اسی کا شکر کرتے رہنا بہت ضروری ہے شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار اور بے اندازہ ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 643)

ظاہری و باطنی قویٰ میں ترقی کے لئے شکر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

پس انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں ان کا خیال کر کے اس کا شکریہ کرے اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہو گا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے ایک دم ضائع کر دے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 642)

شکر گزاری یہی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔

(ملفوظات جلد چہارم 439)

محسن کا شکر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کر سکتا۔ جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ریل، تار، ڈاک خانہ پولیس وغیرہ کے انتظام کو دیکھو کہ کس قدر فوائد ان سے پہنچتے ہیں آج سے ساٹھ ستر برس پہلے بتاؤ۔ کیا ایسا آرام و آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف کرو جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں تو ہم کیوں کر شکر نہ کریں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 547)

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے

حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے۔

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ (۔) پوچھنے پر الحمدللہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 49)

حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے۔

مگر ہمارا خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں۔ یہ قوت ہی ہم میں نہیں ہے۔ ہاں احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے اور محسن کشی اور غداری کا ناپاک مادہ اس نے اپنے فضل سے ہم میں نہیں رکھا۔

(ملفوظات جلد اول ص 151)

وجوب شکر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ایک گنوار مسلمان کی سچی رؤیا اور خوابیں بڑے بڑے فلاسفروں، جوشیوں اور پنڈتوں کے خوابوں سے طاقت میں بڑھ کر ہیں (۔) پس (۔) کو واجب ہے کہ اپنے اس محسن حقیقی کا شکر کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں اپنی دی ہوئی نعمت کو زیادہ کروں گا اور بصورت کفر عذاب میرا سخت ہے یاد رکھو کہ جب امت کو مرحومہ قرار دیا ہے اور علوم لدنیہ سے اسے سرفرازی بخشی ہے تو عملی طور پر شکر واجب ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 80)

خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم ﷺ کے ذریعے بدوں مشقت و محنت کے دکھائی ہے وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجا لاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں۔ اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر قائم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔

(ملفوظات جلد اول ص 94، 95)

ہر کامیابی پر سجدات شکر بجا لاؤ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ بلکہ ان کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو اپنی ہمت اور کوشش پر نازمت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے ہماری محنت کو بار ور کیا ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں نہیں بلکہ ایسے ذکی اور ہشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے، تو یاد رکھو، عذاب سخت میں گرفتار ہو گے۔

(ملفوظات جلد اول ص 98)

تحدیث نعمت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں ہمیشہ اس فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی راہ ایسی نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں سے قریب کرتا ہے۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لاانتہا فضل اور انعام ہیں ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کا زندہ نمونہ ہیں اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں۔ (۔) اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا اس تقریب پر میں چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں میں، جیسا کہ ابھی کہا ہے، کہ اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں میں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک سمجھا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 390)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے (۔) خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرماں برداری کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنے نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 386)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ عاجز (۔) اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند رحیم و کریم نے محض فضل و کرم سے ان تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافر دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا بلکہ یہ تمام نشان دیئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدا تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کرے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا جائے۔

(ازالہ اوہام ص 448، 449)

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا شکر کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرو کے الفاظ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ تم کو بافراغت کھانا اور مطمئن دل عطا فرمائے ہیں پس اس ظاہری باطنی نعمت کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

بعض لوگ شکر پر اعتراض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو شکر کی کیا احتیاج ہے؟ اول تو یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ شکر ایک طبعی اظہار ہے جو ہر احسان کے بعد شریف آدمی کا دل اپنی ممنونیت بتانے کے لئے کرتا ہے۔ اس کے پیدا ہونے میں ضرورت یا عدم ضرورت کا کوئی سوال ہی نہیں۔ دوسرے جیسا کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے شکر سے توحید کا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے جس طرح ظاہر جسم کو ایک ہی قسم کا کام کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے اسی طرح قلب اور دماغ کو بھی متواتر ہونے والے اعمال کی عادت پڑ جاتی ہے پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر بجالاتے ہیں۔ ان کے دماغ پر اور دل پر ایک مستقل اثر باقی رہ جاتا ہے اور ہر نعمت کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے کے وہ عادی ہو جاتے ہیں اور مشرکانہ خیال سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر النحل: 114 از تفسیر کبیر جلد چہارم ص 259)

شکر اور ناشکری کے معنی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے تم میرا قرب حاصل کرنے کی پوری کوشش کرو جب تمہاری محبت اپنے کمال کو پہنچ جائے گی تو اس کے نتیجے میں میں بھی تمہیں اپنا قرب دے دوں گا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بندہ کا ذکر عموماً تین قسم کا ہوتا ہے اول کسی اچھی یا بری بات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کر لینا جیسے گناہ کی تحریک ہو تو استغفراللہ کہنا کوئی مصیبت پہنچے تو اناللہ کہنا خوشی کی خبر ملے تو الحمدللہ کہنا دوم دوسرے کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لینا جیسے کسی مصیبت زدہ کا واقعہ سنا تو اس کے لئے دعا کی اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں اس قسم کے مصائب سے بچائے رکھا ہے۔ سوم خدا تعالیٰ کے متعلق باتیں کرنا یعنی اپنی مجالس میں خدا تعالیٰ کے رحم اور کرم کے متعلق گفتگو کرنا۔ دشمنوں کے اعتراضات کا جواب دینا اس کے نام کی عظمت قائم کرنے کی کوشش کرنا اور بار بار اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کرنا تاکہ اس کے نتیجے میں:۔

1. خدا تعالیٰ کی صفات انسان کے دل پر نقش ہوں
2. اور پھر وہ مٹیں نہیں بلکہ ہمیشہ قائم رہیں۔
3. اور انسان کے ہر قول و عمل سے ان کا ظہور ہو

پھر ذکر کے ایک معنی چونکہ عزت اور شہرت کے بھی ہوتے ہیں اس لئے اذکرکم کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں گے اور اس کے احکام پر عمل کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی انہیں عزت اور شہرت عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی اپنے لازوال قرب سے نوازے گا۔

پھر فرماتا ہے (۔) تم میرا شکر کرو یعنی تمہیں صرف اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ تم خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہو بلکہ تمہارا کام یہ بھی ہے کہ تم گزشتہ انعامات پر اس کا شکر ادا کرتے رہو اور تمہارے اعمال اور تمہاری عبادات ان انعامات پر مبنی ہوں جو ہم پہلے تم پر کر چکے ہیں۔

ولا تکفرون اور ہم نے جو تم پر انعامات نازل کئے ہیں ان کی ناقدری مت کرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ عورتوں کی نسبت فرمایا کہ وہ دوزخ میں مردوں کی نسبت زیادہ جائیں گی۔ عورتوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے۔

آپؐ نے فرمایا اس کی یہ وجہ ہے کہ تم میں ناشکری کا مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ ناشکری کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں ان کو موقع اور محل پر استعمال نہ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے کان اس لئے دیئے ہیں کہ خدائے رحمان کی باتیں سنی جائیں۔ لیکن لوگ ان کو گناہ کی باتیں سننے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آنکھیں ان کو اس لئے دی گئی ہیں کہ وہ ان کے ذریعے علم و عرفان حاصل کریں مگر کوئی ان کے ذریعے یہ دیکھتا ہے کہ فلاں کے پاس اتنی دولت کیوں ہے۔ اور کوئی کسی اور ناجائز جگہ پر ان کو استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح زبان ان کو اس لئے دی گئی ہے

باقی صفحہ 6 پر

شعرائے ادب اردو

راشد متین احمد صاحب

داغ دہلوی

فصیح الملک نواب مرزا خان داغ دہلوی 25 مئی 1831ء کو شمس الدین خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ آباؤ اجداد ہجرت در ہجرت کرتے ہوئے دلی پہنچے۔ باپ دادا کی کافی جاگیر تھی مگر وہ سب شمس الدین خان کے راہیٔ ملک عدم ہوتے ہی جاتی رہی۔ داغ کی عمر ابھی صرف ساڑھے چار برس ہی تھی کہ اس کے والد کو ایک انگریز افسر "سرولیم فریزر" کے قتل میں معاونت واعانت کرنے پر پھانسی دے دی گئی اور اس کی جائیداد ضبط کرلی گئی۔ ایسے حالات میں داغ کی والدہ چھوٹی بیگم نے لوہارو کا وہ مکان جس میں وہ مقیم تھیں چھوڑ دیا اور داغ کو لے کر دلی چلی گئیں اور اس کو اپنی ہمشیرہ عمدہ خانم کے سپرد کرکے خود انگریزوں کے خوف سے روپوش ہوگئیں اور اس طرح داغ اپنی خالہ کی زیر کفالت آگئے۔ تقریباً چار سال تک داغ دلی میں اپنی خالہ کے ہمراہ مقیم رہے پھر وہ اس کو لے کر رام پور چلی آئیں جہاں داغ کی تعلیم کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہوا اور مولوی غیاث الدین صاحب داغ کے اتالیق مقرر ہوئے۔

داغ کی والدہ انگریزوں کے خوف سے چھپتی چھپاتی ور در کی ٹھوکریں کھاتی تقریباً آٹھ برس بعد آسودہ حال ہوئی اور ولی عہد سلطنت دلی کے محل میں جا پہنچی داغ نے اپنی سوانح حیات "جلوہ داغ" میں لکھا ہے کہ:۔

"مرزا (داغ) کی والدہ ماجدہ نے صاحب عالم مرزا محمد سلطان فتح الملک بہادر ولی عہد شاہ ولی کے دامن عاطفت میں امان لی اور اپنی زندگی کا بڑا حصہ محل شاہی میں گزارا اور نواب شوکت محل خطاب پایا۔"

والدہ داغ نے قلعہ معلّٰی میں پہنچ کر داغ کو بھی بلوا لیا اور یوں اس نے قلعہ معلّٰی میں پروان چڑھنا شروع کیا اور مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ فن سپاہ گری، گھوڑ سواری، اور خوشنویسی وغیرہ داغ نے یہیں سیکھی۔ قلعہ میں رہتے ہوئے داغ نے شاعری کی گرم بازاری بھی دیکھی اور اس کی خداداد اور ہونہار طبیعت کا رجحان اس طرف کو بھی ہوا۔ یہ زمانہ خاقانیٔ ہند، سلطان الشعراء جیسے خطابات کے حامل استاد شاہ شیخ محمد ابراہیم ذوق کا زمانہ تھا اور وہ ولی عہد کے استاد کی حیثیت سے اکثر وبیشتر قلعہ میں آتے رہتے داغ کے بیان کے مطابق اس کا شاعری کی طرف رجحان دیکھ کر ولی عہد نے اس کو بھی ذوق کا شاگرد کرا دیا اور عمر تقریباً گیارہ، بارہ برس تھی۔ غرض داغ کو ابتداء ہی سے ایک کامل استاد کی سرپرستی حاصل ہوگئی اور اس نے اپنی نوک پلک سنوارنا شروع کی تقریباً دس برس کا عرصہ داغ نے ذوق سے اکتساب فن کیا۔ شروع شروع میں داغ نے جرأت کا رنگ اختیار کیا مگر ذوق کے روکنے ٹوکنے پر اس نے مومن کا تتبع کیا جو جرأت سے بہتر تھا اس طرح داغ نے خیالات کا انداز مومن کا اپنایا اور اس کو ذوق کے رنگ میں رنگ دیا اس طرح اس کا اپنا اک اسلوب نکھرنے لگا جس کو ذوق کی اصلاح مزید جلا بخش دیتی۔ ذوق کے انتقال کے بعد داغ نے غالب کی طرف رجوع کیا مگر غالب کی باقاعدہ شاگردی اختیار نہ کی اور نہ ہی غالب نے ان کو اپنا شاگرد کہا البتہ وہ اپنی غزلوں پر داغ سے غزلیں ضرور کہلوایا کرتے تھے غرض داغ کو بنانے میں ذوق، غالب، اور قلعہ معلّٰی نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اگر داغ کو یہ مثلث نہ ملتی تو آج داغ، داغ نہ ہوتے۔

داغ قلعہ معلّٰی میں ولی عہد سلطنت مرزا فخرو کی وفات تک مقیم رہے اور اس کے بعد وہ قلعہ سے نکل کر رام پور روانہ ہو گئے داغ کے قلعہ چھوڑنے کے کچھ عرصہ بعد 1857ء کے حالات کی وجہ سے دلی دلی نہ رہی۔ رام پور کے نواب ایک علم دوست شخصیت تھے داغ چونکہ پہلے بھی رام پور رہ چکے تھے اور ان کے لئے یہاں اجنبیت نہ تھی داغ کا رابطہ نواب صاحب سے باقاعدہ رہا۔ 1866ء تک داغ کبھی دلی اور کبھی رام پور آتے جاتے رہے مگر 1866ء میں وہ مستقلاً نواب صاحب کی خدمت میں آگئے اور ان کو اصطبل کا نگران مقرر کیا گیا اس ملازمت کے دوران داغ نے نواب صاحب کی ہمرکابی میں بہت سے سفر بھی کئے اور حج کی سعادت بھی 1872ء میں نواب صاحب کے ہمراہ حاصل کی۔

رام پور میں داغ بحیثیت شاعر خوب چمکے حالانکہ وہاں پر موجود شعراء میں دبستان لکھنؤ کے اساتذہ امیر، اسیر، منیر، اور جلال موجود تھے اور داغ دبستان دہلی کے نمائندہ تھے۔ آپس میں خوب مقابلہ ہوتا رہتا اور اکثر داغ کا پلہ بھاری رہتا جس کی ایک وجہ اس کا دلچسپ اور عام پسند طرز اسلوب تھا۔ گو اس کی شاعری کا محور عشق و عاشقی ہے مگر اس میں ایک خاص لطف محاورہ اور زبان کی چاشنی کا ہے اس پر مضامین کا نہایت آسان، الفاظ کا پر اثر، کلام کا رواں اور عام فہم ہونا ہی اس کو شاعر مشاعرہ بنا دیتا تھا۔

عشقیہ مضامین کے بیان کرنے میں داغ کو ایک استاد کی حیثیت حاصل ہے اس کے ہاں شوخی و بذلہ سنجی کے ساتھ ساتھ جذبات کی فراوانی بھی ہے وہ خود اپنی شاعری کو آتش بیانی کا نام دیتے ہیں۔

تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے میں
پگھل جاتا ہے مثل شمع دل ہر اک سخن داں کا

داغ نے شاعری کی ابجد قلعہ معلّٰی میں سیکھی تھی اور قلعہ معلّٰی کی زبان ایک سند کا درجہ رکھتی تھی اور داغ اس بات سے بخوبی آگاہ تھے اور ان کو اس پر ناز بھی تھا۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اس شعر پر تعلّی کا گمان ہوتا ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ داغ کی زبان کی سادگی وسلاست ہی اس کی شہرت کا سبب بنی۔ نثار علی شہرت داغ کی زبان کے حوالے سے اپنی کتاب "آئینہ داغ" میں اپنی اور غالب کی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"....میں نے ادب کے ساتھ گزارش کی (غالب سے۔ناقل) کہ داغ کی اردو کیسی ہے؟ فرمانے لگے ایسی عمدہ کہ کیا کسی کی ہوگی' ذوق نے اردو کو اپنی گود میں پالا تھا' داغ اس کو نہ صرف پال رہا ہے بلکہ تعلیم دے رہا ہے"

داغ کے کلام میں عربی اور فارسی کے ثقیل الفاظ بہت کم استعمال ہوئے۔ پیچیدہ ومشکل تراکیب سے پاک ہے۔ وہ خود عشق و محبت سے بہرہ ور اور اس کے اسرار و رموز سے خوب واقف تھے ان کی واردات ان کی اپنی ہی واردات ہوتی ہے۔ اور اس راہ میں جو صعوبتیں عاشق کو انعام ہوتی ہیں وہ بخوبی ان سے بہرہ ور ہیں۔ ان کے ہاں سوز وگداز بھی ہے۔ مگر میر جیسی گہرائی نہیں ہے وہ کبھی کبھی اپنے محبوب کی بے مروتی کا گلہ بھی کرتے نظر آتے ہیں اور بڑی خوبصورتی سے ایسا کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

وفا کریں گے نبھائیں گے بات مانیں گے
تمہیں بھی یاد ہے کچھ یہ کلام کس کا تھا

اسی طرح داغ نے اپنے کلام کو نکھارنے اور سنوارنے کے لئے رعایت لفظی سے بھی کام لیا ہے۔

دل لگی دل لگی نہیں ناصح
تیرے دل کو لگی نہیں ناصح

داغ کا محبوب مومن کی طرح پردہ نشین نہیں ہے اس وجہ سے کبھی کبھی داغ کے ہاں عامیانہ پن بھی ملتا ہے اس کی ایک بڑی وجہ اس کے حالات زندگی بھی ہیں اس نے ایک لمبا عرصہ قلعہ معلّٰی میں پرورش پائی جہاں رقص و سرود کی محفلیں روزمرہ کا معمول تھا دوسرے طوائف کو برا خیال نہیں کیا جاتا تھا اور اس سے میل ملاقات کو کوئی بری نظر سے نہ دیکھتا تھا غرض یہ معاشرتی حالات بھی اس کے کلام میں عامیانہ پن پیدا کرنے کا اک بڑا محرک ہیں اور انہی کے زیر اثر وہ اس قسم کے

قربان جاؤں درد جگر کے وہ رکھ کے ہاتھ
یہ پوچھتے ہیں مجھ سے بتاؤ کہاں ہے اب

یا اسی قبیل کے دوسرے اشعار بھی کہہ جاتے ہیں لیکن ان تمام امور کے باوجود داغ کی زبان کی تعریف نہ کرنا زیادتی ہوگی۔ قلعہ معلّٰی کی وہ زبان جس پر اردو دانوں کو فخر رہا ہے اور جس کی وجہ سے آج اردو، اردو ہے اس کو محفوظ کرنے میں داغ کا نمایاں حصہ ہے۔

ایک استاد کی حیثیت سے داغ پورے ہندوستان میں جانا اور مانا گیا۔ ہزارہا شاگرد اس کے ہوئے۔ جن میں سے بعض نے بہت نام بھی کمایا مثلاً علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان، بیخود دہلوی۔ احسن مارہروی، مہاراجہ کرشن پرشاد وغیرھم غرض ایک استاد کی حیثیت سے وہ استاد شہ بھی تھا اور اس سے اکتساب فن کرنے والوں میں فقیر بھی شامل تھے اور عالم بھی اور جاہل بھی۔ داغ تامرگ ہندوستان کی شعری وادبی فضا پر چھائے رہے اور ان کو بلبل ہندوستان، جہاں استاد ناظم یار جنگ، دبیر الدولہ، نواب مرزا خاں بہادر اور فصیح الملک جیسے خطابات سے نوازا گیا۔

داغ نے تقریباً 75 برس عمر پائی۔ عمر کا آخری حصہ کافی تکالیف میں گزرا بیوی کی وفات کے بعد گھریلو پریشانیوں نے ستائے رکھا۔ ایک طویل علالت کے بعد 16 فروری 1905ء کو اپنے شعری سرمائے میں پانچ دیوان چھوڑ کر یہ وجود خاکی اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اردو شاعری کا ایک روشن باب بند ہوگیا۔

داغ جس نے بقول غالب اردو زبان کو تعلیم دی اسے اپنی شاعری پر ناز تھا اور ناز بھی بجا ہی تھا کہ اس نے نہایت ہی آسان اور سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی مگر روزمرہ اور محاورے کی چاشنی کے ساتھ اور یہی وجہ اس کی شہرت کی تھی وہ جس مشاعرے میں شریک ہوتا مشاعرہ لوٹ لیتا اس کو اردو ادب میں اپنی اہمیت کا شدت سے احساس تھا اور وہ اپنی شہرت سے بخوبی آگاہ تھا جبھی تو وہ کہتا ہے کہ

کیا پوچھتے ہو کون ہے یہ کس کی ہے صورت
کیا تم نے کبھی داغ کا دیواں نہیں دیکھا

داغ کے کلام میں لطف بیان کی چاشنی موجود ہے مگر وہ گہرائی اور آفاقیت نہیں جو کسی شاعر کو زمان و مکان کی قید سے آزاد کرکے لافانی بنا دیتی ہے اس لئے اس کے کلام کا مرتبہ میر، غالب یا اقبال جیسا نہیں۔ اس کا کلام محض لطف اور چٹخارے کا کام دیتا ہے اپنے وقت میں داغ کی غیر معمولی شہرت تھی لیکن یہ شہرت وقت کی میزان میں نہ تل سکی۔

آیئے داغ کی زبان اور روزمرہ و محاورہ کا چٹخارہ لیں۔

لگ گئی چپ تجھے اے داغِ حزیں کیوں ایسی
مجھ کو کچھ حال تو کم بخت بتا تو اپنا

ہوئے مغرور وہ جب آہ میری بے اثر دیکھی
کسی کا اس طرح یارب نہ دنیا میں بھرم نکلے

بزمِ دشمن میں نہ کھِلنا گلِ تر کی صورت
جاؤ بجلی کی طرح آؤ نظر کی صورت

داغ جا کر نہ پھرے سوئے عدم اپنے رفیق
ہم یہ سمجھے تھے کہ دم بھر میں چلے آتے ہیں

غزل

سبق ایسا پڑھا دیا تو نے
دل سے سب کچھ بھلا دیا تو نے

باقی صفحہ 6 پر

محمد صاصم احمد صاحب

کولیسٹرول CHOLESTEROL

"کولیسٹرول سے مکمل پاک" یہ وہ جملہ ہے جو آج کل تقریباً تمام خوردنی تیل، پیکٹ کے دودھ وغیرہ بیچنے والوں کا تکیہ کلام بنا ہوا ہے اور جسے سن سن کر عام آدمی کے ذہن میں کولیسٹرول کے متعلق نہایت خوفناک تصورات جنم لے چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کولیسٹرول انسانی صحت کے لئے نہایت اہم ہے۔ کولیسٹرول بذات خود کوئی نقصان دہ مادہ نہیں صرف اس کی زیادتی مضر صحت ہے۔

کولیسٹرول اٹھارہویں صدی عیسوی میں دریافت ہوا اور 1955ء میں اس کا مکمل کیمیائی تجزیہ ہوا۔ خالص کولیسٹرول سفید رنگ کا بے رنگ و بو مادہ ہوتا ہے۔ کیمیائی لحاظ سے کولیسٹرول ایک سٹیرونڈ ہے۔ لفظ کولیسٹرول تین الفاظ کا مرکب ہے یعنی' یونانی حرف کول (Chole) یعنی پتہ سٹیریوس (Stereos) یعنی ٹھوس اور الکحل (Alcohol)

کولیسٹرول کی مقدار انسانی جسم میں پائے جانے والے دیگر تمام سٹیرونڈز (Stereoids) میں سب سے زیادہ ہے ایک عام انسان کے جسم میں تقریباً 200 سے 210 ملی گرام کولیسٹرول پایا جاتا ہے۔ جسم میں کولیسٹرول خوراک مثلاً گوشت' مچھلی' انڈے' دودھ وغیرہ کے ذریعے داخل ہوتا ہے اور جسم کے اندر مختلف اعضاء میں بھی مختلف کیمیائی عوامل کے تحت کولیسٹرول بنتا ہے۔ کولیسٹرول پیدا کرنے میں جگر سب سے آگے ہے جبکہ بعض دیگر اعضاء مثلاً آنت' جلد وغیرہ بھی کولیسٹرول پیدا کرتے ہیں۔

کولیسٹرول تقریباً سارے جسم میں پایا جاتا ہے لیکن اس کی زیادہ مقدار دماغ اور ریڑھ کی ہڈی میں پائی جاتی ہے۔ کولیسٹرول کی ضرورت سے زائد مقدار خون کی شریانوں کے اندر جم کر خون کے بہاؤ میں رکاوٹ ڈالنے کا سبب بنتی ہے جو دل کی جان لیوا بیماریوں کا باعث ہے۔ لیکن کولیسٹرول کے بہت سے اہم فوائد بھی ہیں۔

کولیسٹرول کے فوائد

کولیسٹرول دھوپ کی وجہ سے جسم میں وٹامن ڈی میں تبدیل ہوجاتا ہے جو ہڈیوں کی نشوونما کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ جن علاقوں میں سورج کم نکلتا ہے مثلاً یورپ خاص کر سکنڈے نیویا کے علاقے وہاں کے لوگوں خصوصاً بچوں میں کولیسٹرول وٹامن ڈی میں تبدیل نہیں ہو پاتا اس لئے ان میں ہڈیوں کی بیماریاں عام ہوتی ہیں۔

کولیسٹرول کا ایک اہم کام جسم میں ایسے کیمیائی مادے پیدا کرنا ہے جو چکنائی ہضم کرتے ہیں۔

کولیسٹرول سے بننے والے دیگر اہم کیمیائی مادوں میں سے ایک Cartico Steroid ہے جو بہت سے اہم امور سرانجام دیتا ہے مثلاً جوڑوں کی بیماریوں کے خلاف مزاحمت' جسم میں موجود کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) کا ہضم کرنا اور مختلف قسم کی الرجی سے بچاؤ شامل ہے۔

یہی نہیں بلکہ کولیسٹرول جسم میں پیدا ہونے والے بہت سے ہارمونز کا خام مادہ ہے جو انسانی جسم کی نشوونما اور صحت میں انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ کولیسٹرول کوئی بلا نہیں بلکہ قدرت کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے لیکن اس کی زیادتی یقیناً تکلیف دہ زحمت ہے۔ اور اس کی زیادتی کی بنیادی وجہ خوراک میں بے اعتدالی اور اپنے کام کاج اپنے ہاتھوں سے نہ کرنا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

کہ وہ اس سے اچھی گفتگو کریں اور خدا تعالیٰ کا ذکر کریں مگر اسے بری اور ناپسندیدہ باتوں کے لئے استعمال کرتے ہیں مثلاً گالیاں دیتے ہیں چغل خوری کرتے ہیں۔ غیبت کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تم میری نعمتوں کی قدر کرو اور جو انعامات میں نے تم پر کئے ہیں ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھو اور یہ اقرار کرو کہ ہم ان انعامات کو صحیح طور پر استعمال کریں گے ان کا غلط استعمال کرکے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی بے حرمتی نہیں کریں گے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 282' 283)

تحدیث نعمت کے انداز

حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے۔

تحدیث نعمت دو طرح ہوتی ہے ایک اس طرح کہ انسان علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرے اور اس کے پیہم فضلوں کو دیکھ کر سجدات شکر بجالائے اور زبان کو اس کی حمد سے تر رکھے۔ دوسرا طریق تحدیث نعمت کا یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کیا جاوے اور انہیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا فضل کیا ہے۔ فرماتا ہے ہم نے جو نعمتیں تجھے عطا کی ہیں ان کا خود بھی شکر ادا کرو اور اپنے رب کی ان نعمتوں کا لوگوں میں بھی خوب چرچا کرو یا خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں تجھے دی ہیں ان سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور اپنے جسم پر ان کے آثار کو ظاہر کرو اور کچھ حصہ صدقہ و خیرات کے طور پر لوگوں میں تقسیم کرو۔

(تفسیر کبیر جلد نہم ص 109' 110)

اے شکور خدا ہمیں کماحقہ شکر گزاری کی توفیق دے آمین اللھم آمین۔

★......★......★......★

الفضل خود خرید کر پڑھئے

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ایٹمی تباہی کا خطرہ

ایٹم بم کے نتیجہ میں ہیروشیما میں ایک لاکھ بیس ہزار مرد عورتیں اور بچے فوری طور پر موت کے منہ میں چلے گئے اور ناگاساکی میں 75 ہزار انسان اسی طرح فنا ہوگئے اور ان کے علاوہ ہزاروں جو بعد میں تابکاری کے اثرات کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ اسی انجام کو پہنچے ان کا شمار ہی مشکل ہے۔

یہ بم جو بیس ہزار ٹن بارود کی طاقت کے برابر تباہی مچانے کی اہلیت رکھتے تھے انہوں نے دو میل قطر کے علاقہ میں ہر چیز کو پیس کر رکھ دیا۔ اور اس علاقہ سے باہر جو لوگ زندہ بچ گئے ان کے لئے بقیہ زندگی تابکاری کے اثرات کی وجہ سے مسلسل عذاب بنی رہی۔

ان بموں کے تجربہ سے صاف ظاہر ہوگیا کہ انسان کے ہاتھوں میں ایک ایسی طاقت آگئی ہے جس سے تمام نسل انسانی کو آناً فاناً تباہ و برباد کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ انسان کی بقاء کے لئے اس خوفناک ہتھیار کو نہ صرف کنٹرول کیا جائے بلکہ اس کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دیا جائے۔ اور اس کے مزید بنانے کو کسی بھی قوم کے لئے ناممکن بنادیا جائے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے عالمی سطح پر این پی ٹی (Nuclear Non -Proliferation Treaty) کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس کے تین مقاصد تھے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ پر پابندی لگانا ان ملکوں کے لئے جو ایٹمی ہتھیار بنانے کی پابندی پر صاد کریں ان کو پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی ٹیکنالوجی مہیا کرنا۔ اور جن قوموں کے پاس پہلے سے ایٹمی ہتھیار موجود ہیں ان کو مجبور کرنا کہ وہ آپس میں ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمہ کے لئے گفت و شنید کریں۔ اس معاہدہ پر اسرائیل ہندوستان اور پاکستان کے سوا تمام ممالک نے دستخط کر دیئے۔ ان میں سے اسرائیل نے کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اس کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہیں مگر اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس کے پاس کم از کم 200 ایسے ایٹمی ہتھیار موجود ہیں۔ لیکن تمام دوسرے مغربی ممالک جو ایٹمی طاقتیں شمار کی جاتی ہیں انہوں نے اس کا کبھی کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اور اب پاکستان اور بھارت بھی ایٹمی ہتھیار رکھنے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔

امریکہ اور روس نے آپس میں معاہدے کئے کہ 2003ء تک وہ اپنے ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد گھٹا کر تین ہزار تک کم کردیں گے۔ امریکہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے ہتھیاروں میں 80 فیصد کمی کردے گا۔ اور اسی سلسلے میں امریکہ اب سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی معاہدے (Comprehensive Test ban Treaty) پر تمام دنیا کے ملکوں کے دستخط کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن پاکستان اور ہندوستان اس پر دستخط کرنے سے کتراتے ہیں۔ پاکستان کا عذر یہ ہے کہ جب تک ہندوستان اس معاہدہ پر دستخط نہیں کرتا اس کے لئے ایسا کرنا اپنے آپ کو ہندوستان کے رحم و کرم پر چھوڑ دینے کے مترادف ہے جو کہ اسے کسی صورت میں بھی منظور نہیں دوسری طرف ہندوستان کا کہنا ہے کہ وہ بھی ایک عالمی طاقت کا درجہ رکھتا ہے اور جب تک دوسرے ایٹمی ہتھیار رکھنے والے ممالک اپنے تمام ہتھیار ضائع نہیں کر دیتے اسے ایسا کرنے کے لئے کہنا ایک بے انصافی ہے اس لئے اسے اس معاہدے پر دستخط کرنے سے معذور سمجھا جائے۔

ہندوستان کے علاوہ بعض دیگر ترقی پذیر ملکوں نے مثلاً ایران اور عراق نے این۔ پی۔ ٹی معاہدے کے متعلق اعتراضات کئے ہیں کہ یہ معاہدہ درحقیقت ان ملکوں کی دھاندلی ہے جو پہلے سے ہی ایٹمی ہتھیار رکھتے ہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس تو یہ اہلیت موجود رہے جبکہ دوسرا کوئی ملک اس ٹیکنالوجی سے پورے طور پر فائدہ نہ اٹھا سکے اور نہ ہی اس کی اور کمزوری کی وجہ سے ان کے سامنے سر اٹھا کر چل سکے۔ یہ ممالک دوسرے ملکوں کو تو ایٹمی تجربات نہ کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں جبکہ خود اس سلسلے کو کسی نہ کسی بہانے جاری رکھنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ کام نیک نیتی اور منافقت سے پاک جذبہ سے کیا جائے تاکہ کسی کو بھی اس پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہ مل سکے اور دنیا جلد از جلد اس خطرے سے محفوظ و مامون ہوجائے۔

بقیہ صفحہ 5

لاکھ دینے کا ایک دینا ہے
دل بے مدعا دیا تو نے
نار نمرود کو کیا گلزار
دوست کو یوں بچا دیا تو نے
جس قدر میں نے تجھ سے خواہش کی
اس سے مجھ کو سوا دیا تو نے
مٹ گئے دل سے نقش باطل سب
نقشہ اپنا جما دیا تو نے
مجھ گنہگار کو جو بخش دیا
تو جہنم کو کیا دیا تو نے
داغ کو کون دینے والا تھا
جو دیا اے خدا دیا تو نے

خون کا عطیہ دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ السلام طاہرہ صاحبہ اہلیہ صاحبہ مکرم منصور احمد مبشر صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مظہر احمد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کی اہلیہ محترمہ کا پتے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد سلیمان صاحب گوٹھ مولوی عطاء اللہ خیرپور سندھ بعارضہ فالج بیمار ہیں گو طبیعت پہلے سے بہتر ہے مگر ابھی چلنے میں دشواری ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مکمل شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم فرید احمد بٹ صاحب کے والد محترم غلام احمد بٹ صاحب حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودھا گذشتہ دو ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

۱۔ جنوری ۱۹۹۱ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری ۱۹۹۱ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری ۱۹۹۱ء سے بنے اس کی ادائیگی یکشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہوسکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری ۱۹۹۱ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

نکاح

○ عزیزہ امتہ الودود بنت مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال کا نکاح مکرم فرقان احمد مبارک صاحب ابن محترم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپیہ مورخہ 14- مارچ 1999ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد افتخار صاحب ابن مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال کو فرینکفورٹ جرمنی میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم چوہدری حبیب احمد صاحب باجوہ کی نواسی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "رضوانہ افتخار" نام عطا فرمایا ہے۔

احباب کرام نومولودہ کے نیک اور باعمر ہونے کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ نصیر احمد صاحب قمر ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب گجر (معلم وقف جدید) دارالنصر غربی ربوہ عرصہ چھ ماہ بعارضہ کینسر اور پھیپھڑوں میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے بیمار رہنے کے بعد 15 اور 16- مارچ کی درمیانی شب فضل عمر ہسپتال میں بعمر 35 سال وفات پا گئے ہیں۔ بیماری کا آخری حملہ برین ہمبرج کی صورت میں ہوا تھا۔ ان کی نماز جنازہ بعد از نماز ظہر دارالنصر غربی میں مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے سوگواران میں ضعیف ماں باپ اور تین بہنوں کے علاوہ بیوہ اور تین بچے چھوڑے ہیں۔ بڑا بیٹا بعمر سات سال وقف نو میں شامل ہے احباب دعا کریں خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گلشن احمد نرسری کے زیر اہتمام
موسمی پھولوں کی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گلشن احمد نرسری 18- مارچ تا 26- مارچ 1999ء موسمی پھولوں کی شاندار نمائش کا انعقاد کر رہی ہے۔ جس میں گلاب اور ہر قسم کے انڈور / آؤٹ ڈور پودے نیز پھلدار پودے رکھے جائیں گے۔

مرد حضرات اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ وقتوں میں نمائش دیکھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ آنے والے معزز احباب کے لئے کھانے پینے کے مختلف سٹال بھی موجود ہوں گے۔

نمائش کے موقعہ پر تمام قسم کے پودے اور خالی گملوں کی مختلف اقسام فروخت کے لئے بھی دستیاب ہوں گی۔

نمائش کے ٹکٹ گلشن احمد نرسری سے دستیاب ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

مضمون نگاروں سے گذارش

مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ مضامین بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

☆ صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں (دونوں طرف نہ لکھیں)

☆ دائیں طرف چوڑا حاشیہ کم از کم ڈیڑھ انچ ضرور چھوڑیں

☆ لکیر دار کاغذ ہو تو ایک سطر چھوڑ کر لکھیں۔ بغیر لکیر کاغذ کی صورت میں دو سطروں میں واضح فاصلہ رکھیں

☆ خوش خط لکھیں۔ آپ کا مضمون پڑھا نہیں گیا تو ممکن ہے کہ آپ کا مضمون اشاعت کے لئے منتخب ہی نہ ہو سکے۔

☆ ترجیحاً کالی سیاہی سے لکھیں

☆ اوور رائٹنگ ہرگز نہ کریں۔ یعنی لفظ کو لکھ کر اسی کو درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں

☆ انگریزی کے الفاظ بیچ میں آجائیں تو انہیں کیپٹل یعنی بڑے حروف میں درج کریں اور پھر ترجمہ کر دیں

☆ پرانے اور تاریخی واقعات کی صورت میں ماخذ کا حوالہ ضرور دیں

☆ حوالہ دیتے ہوئے کتاب کا نام، مصنف کا نام، تاریخ اشاعت اور پبلشر کا نام یا ادارہ کا نام ضرور درج کریں نیز یہ کہ یہ کتنواں ایڈیشن ہے

☆ یاد رکھئے خوبصورتی اور صفائی سے لکھا ہوا مضمون جلد شائع ہوتا ہے

☆ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ روانہ کریں

☆ مضمون پر اپنا نام مکمل پتہ وغیرہ ضرور لکھیں

☆ مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں ☆ عام طور پر مضمون واپس نہیں کیا جا سکتا۔

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 17- مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 17 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
19- مارچ غروب آفتاب- 6-22
20- مارچ طلوع فجر- 4-48
20- مارچ طلوع آفتاب 6-10

عالمی خبریں

پورا کشمیر ہمارا ہے

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ پورا کشمیر ہمارا ہے۔ تعلقات بہتر بنانے کے لئے جلد اہم اقدامات کریں گے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان مطلوبہ سمت کی طرف سفر جاری ہے۔ ماحول بہتر ہو رہا ہے۔ کشمیر سمیت کوئی معاملہ نہیں جس پر بات نہ کی جاسکے۔

امن سمجھوتے پر مسلمانوں کی آمادگی

کسووو کے البانوی نژاد مسلمانوں نے امن سمجھوتے کے لئے آمادگی کا اظہار کردیا ہے۔ سرب ابھی تک امن سمجھوتے پر دستخط سے انکار کر رہے ہیں۔ فرانس میں دوبارہ شروع ہونے والے مذاکرات کے میزبانوں برطانیہ اور فرانس نے سربوں پر واضح کیا ہے کہ اس دفعہ مذاکرات کو طول نہیں دیا جائے گا اگر سربوں نے امن سمجھوتہ نہ مانا تو وہ نیٹو کے حملوں کے لئے تیار رہے۔

امریکی طیاروں کی عراق پر بمباری

امریکی طیاروں نے عراق پر بمباری کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ گذشتہ روز شہری آبادیوں پر بھی حملے کئے گئے۔ ریلوے اسٹیشن پر ہونے والی بمباری سے خاصا نقصان ہوا۔ امریکی جنگی طیاروں نے عراق کے شمال اور جنوب میں نوفلائی زون پر حملے کئے۔ عراقی طیارہ شکن توپوں نے جوابی کارروائی کی۔ ان حملوں کے لئے امریکی طیارے ترکی کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر آتے ہیں۔

یورپی یونین کے تمام ارکان مستعفی

یورپی کمیشن کے تمام 20 ارکان 5- ارب ڈالر کے فراڈ کی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد مستعفی ہو گئے۔ یورپی یونین کے صدر ژاک سانتا نے ایک پریس بریفنگ میں اس فیصلے کی تفصیلات بیان کیں۔ یورپی کمیشن کی حیثیت 15 یورپی ممالک کی یونین کی کابینہ کی ہے۔ گذشتہ سال آڈیٹروں کی رپورٹ سامنے آئی کہ 5- ارب ڈالر یا خورد برد کئے گئے ہیں یا غلط طور پر خرچ ہوئے ہیں۔ اس رپورٹ کے سامنے آنے سے دنیا دم بخود رہ گئی۔

تتسی باغیوں کی کارروائی

کانگو میں لارین کابیلہ کے خلاف سرگرم تتسی باغیوں نے جنوب مشرقی علاقے میں ایک گاؤں پر حملہ کرکے ایک سو سے زائد دیہاتیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اردن اسرائیل پانی کا تنازعہ

اسرائیل نے اردن کو ملنے والے تین دریاؤں کا پانی روکنے کا جو اعلان کیا ہے اس سے اردن اور اسرائیل میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ ان دریاؤں کے پانی کی تقسیم 1949ء کے ایک معاہدے کے تحت ہو رہی ہے مگر اسرائیل اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

فضائی پابندیاں توڑ دی گئیں

عراق کے حجاج نے گذشتہ روز عراق پر عائد فضائی سفر کی پابندیاں توڑ دیں اور بذریعہ طیارہ عراق سے سعودی عرب پہنچ گئے۔ سعودی حکام نے بھی ان کی آمد پر کوئی تعرض نہ کیا۔ اس فلائٹ میں 110 عازمین حج سوار تھے۔

ملکی خبریں

بے نظیر بھٹو کا ہنگامہ

لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ کے جج مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم اور جسٹس نجم الحسن کاظمی پر مشتمل احتساب بنچ میں قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس وقت ہنگامہ کردیا جب بیان حلفی تبدیل کرنے کی درخواست مسترد کردی گئی۔ ایس جی ایس کیس کی سماعت کے دوران بے نظیر اور جسٹس قیوم کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ ہوا۔ بے نظیر نو نو کرتی رہیں۔ عدالت میں ون یونٹ عدلیہ نامنظور اور سماعت نہیں ہو سکتی کے نعرے لگائے گئے۔ جسٹس قیوم نے کہا کہ آپ کو ججوں کو برا بھلا کہنے کی عادت ہے۔ بے نظیر نے کہا کہ میں نواز شریف کے ایم این ایز کے بھائیوں اور آٹھ دس دوسروں کے علاوہ دیگر ڈیڑھ سو ججوں کا احترام کرتی ہوں۔ بے نظیر کے وکیل فاروق نائیک اور جسٹس قیوم میں بھی تند و تیز جملوں کا تبادلہ ہوا۔

صحافیوں سے گفتگو

بعد ازاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مجھے اوپن ٹرائل اور دفاع کے حق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ سماعت ختم ہونے کے بعد یکطرفہ فیصلے کردیئے جاتے ہیں۔ ہم انہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے اور آخری دم تک لڑیں گے۔ میرے اور زرداری کے خلاف نواز شریف کے رکن اسمبلی کے بھائی کیسوں کی سماعت کر رہے ہیں یہ میرے خلاف سماعت نہ کریں۔ یہ ون یونٹ عدلیہ ہے۔

ڈی سی خانیوال کے قاتلوں کو سزا

ڈپٹی کمشنر خانیوال علی رضا اور گن مین کے 3 قاتلوں کو دو دو مرتبہ سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ ایک ملزم کو عدم ثبوت کے بناء پر بری کر دیا گیا۔ ان ملزمان کا تعلق لشکر جھنگوی سے ہے۔ یہ فیصلہ ملتان کی خصوصی عدالت نے سنایا۔ ڈی سی خانیوال کا تعلق شیعہ فرقے سے تھا۔

بس سروس شروع ہوگئی

16- مارچ کو لاہور دہلی بس سروس شروع ہوگئی لاہور کے فلیٹیز ہوٹل سے 43 نشستوں والی بس 20 مسافروں کو لے کر صبح چھ بجے واہگہ بارڈر کراس کرکے بھارت روانہ ہو گئی۔ جبکہ اسی وقت پر دہلی سے بس روانہ ہوئی جو شام کو لاہور پہنچی دہلی سے 29 مسافر لاہور آئے۔ بس ہفتہ میں دو دن جایا کرے گی۔

شریعت بنچ میں سماعت

سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ میں سماعت کے دوران عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ قرآن نے سود کو حرام قرار دیا ہے قرآن صرف اصل زر واپس کرنے کا حکم دیتا ہے۔

قومی اسمبلی میں مہنگائی کا ذکر

قومی اسمبلی کے اجلاس میں مہنگائی کا ذکر آنے پر حکومت اور اپوزیشن کے ارکان ایک ہو گئے۔ حکومت سے مہنگائی کا طوفان روکنے کا مطالبہ کیا گیا۔ قیصرہ شیخ نے کہا کہ اگر موقع ملے تو 80 فیصد پاکستانی ملک چھوڑ دیں گے۔ 4 کروڑ پاکستانی غربت کی سطح سے نیچے زندگی گذار رہے ہیں۔

ایک کروڑ کا سونا لوٹ لیا

کاموکی میں خچر ریڑھے پر سوار 6 نقاب پوش ڈاکو صرافوں کی پانچ دکانوں سے ایک کروڑ روپے کا سونا لوٹ کر فرار ہو گئے۔

فوج کے مسلح چھاپے

حکومت نے بجلی کے معاملے میں فوج کے مسلح چھاپوں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ وزیر بجلی گوہر ایوب نے کہا کہ سرکاری اداروں کے ذمے 67- ارب کے واجبات ہیں جو ادا نہ ہوئے تو فوجی آپریشن بے معنی ہو جائے گا۔

بجلی سستی کرنے پر غور

کم بجلی خرچ کرنے والے صارفین کے لئے مزید بجلی سستی کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ واپڈا کا کہنا ہے کہ بجلی قیمت میں کمی سے واپڈا کے ریونیو میں اضافہ اور بجلی کی چوری میں کمی ہوگی۔

پنجاب پر الزام

ایم کیو ایم کے ارکان نے قومی اسمبلی میں کہا کہ پنجابی پولیس کراچی میں مہاجروں کا قتل عام کر رہی ہے۔ کنور خالد نے کہا کہ ہر پولیس آفیسر نے 80-80 کارکن شہید کئے۔ بعد ازاں ایم کیو ایم واک آؤٹ کرگئی۔

واپڈا کے خلاف قرارداد

سندھ اسمبلی میں واپڈا کے خلاف قرارداد منظور کی گئی اس میں کہا گیا کہ سندھ کے کنکشن پونے سترہ ہزار اور بل 4- ارب روپے ہے جبکہ پنجاب کے کنکشن 50 ہزار اور بل صرف 3- ارب 20 کروڑ ہے۔

ربوہ کے ملحقہ زرعی رقبہ برائے ٹھیکہ
خواہشمند احباب رابطہ کریں
خواجہ برکات احمد ☎ 213102

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
☎ 212337
212175

طاہر عارف کا پنجابی شعری مجموعہ
ادھی گل
شائع ہو گیا ہے
ملنے کا پتہ: افضل برادرز، شکور بھائی گولبازار ربوہ

البشیرز
معروف و قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ 04524-510
فون شوروم پتوکی 04942-3171

نور آملہ
سکری خشکی دور کرکے بالوں کو نرم اور چمکدار کرتا ہے۔
خورشید ہیئر آئل
بالوں کیلئے مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کیا گیا
روغن جس میں روغن سرسوں، روغن بادام، روغن خشخاش اور روغن کدو شامل ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
☎: 211538
FAX: 212938